www.KitaboSunnat.com

پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی*

قراءت کی حجیت، اہمیت اور اُمت کا تعامل

قرآن کریم کی ابتدائی کتابت عہدِ نبوی میں مکمل ہوچکی تھی۔ تدوین عہد صدیق رضی اللہ عنہ وعہد عثمانی رضی اللہ عنہ میں ہوئی، عرب قبائل اپنے لب و لہجہ کے مطابق قرآن کریم کی تلاوت اور تعلیم و تبلیغ کرتے رہے، زیاد ابن اُمیہ رحمہ اللہ [م۵۲ھ/ بمطابق ۶۷۲ء] کے حکم پر ابوالاسود دؤلی رحمہ اللہ [م۶۹ھ/ بمطابق ۶۸۸ء] یا اس کے شاگرد نصر بن عاصم رحمہ اللہ نے قرآن کریم کے متن پر اعراب و نقاط لگائے اور پانچ پانچ دس دس آیات پر نشانات لگوائے۔① عبداللہ بن زیاد رحمہ اللہ [م۶۹ھ/ بمطابق ۶۸۸ء] والی بصرہ نے اپنے کاتب یزید الفارسی رحمہ اللہ سے حروف پر کامل اعراب و جزام لگوائے، کوفہ کے گورنر حجاج بن یوسف رحمہ اللہ نے قرآن کریم کو سات حصوں میں تقسیم کیا۔② اسی زمانہ میں آیات کے درمیان میں وقف، وصل③ اور آیات کی نمبرنگ کی گئی④ اور رسم قرآنی کی تعیین پر جو کہ عہد عثمانی میں منظر عام پر آچکی تھی، مختلف کتابیں تصنیف کی گئیں۔⑤ قرآن کریم دنیا کی واحد آسمانی کتاب ہے جس کے نازل کرنے والے نے خود ہی اس کی حفاظت اپنے ذمہ لی۔

﴿إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ﴾⑥

اور یہ حفاظت ہر زاویہ سے تھی، خواہ اس کا تعلق قرآن کریم کے متن سے ہو یا معنی و مفہوم سے، فہم قرآن کو آسان و عام فہم بنانے کے لئے عربوں کو مختلف لہجوں میں تلاوت کی اِجازت دی گئی، اور کیوں نہ دی جاتی، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دونوں جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا گیا۔

﴿وَمَا أَرْسَلْنٰكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِينَ﴾⑦

ہر زاویہ سے رحمت ہیں، تعلیم و تعلم کا میدان ہو یا معیشت و معاشرت کا، میدان رزم ہو یا بزم، جلوت ہو یا خلوت ہر پہلو سے یسّروا اور بشّروا کی تعلیم دی گئی، اور قرآن کریم کی مختلف لہجوں میں تلاوت کی اِجازت دی گئی۔

جاحظ لکھتے ہیں:

”والذين بعث فيهم أكثر مايعتمدون عليه البيان واللسان“⑧

آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایسی قوم میں بھیجے گئے، جن کے ہاں کمال کا معیار بلاغت وفصاحت تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر جو کتاب نازل کی وہ فصاحت و بلاغت کا مرقع ہے، جو کلمات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے ادا ہوئے (حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم) وہ اَدب کا شاہکار ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ کسی صاحب زبان اَدیب و شاعر نے آپ کے کلام میں کوئی عیب نہیں نکالا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بالخصوص حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی فصاحت و بلاغت کے ساتھ مختلف لہجوں پر حاصل عبور پر حیرت تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: «أدَّبني ربي فأحسن تأديبي» ”یعنی خدا کی جانب سے

* پرنسپل: قائد ملت گورنمنٹ ڈگری کالج، لیاقت آباد، چیف ایڈیٹر: علوم اسلامیہ انٹرنیشنل

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بطورِ معجزہ مختلف عرب لہجوں پر مجھے عبور عطا کیا گیا تھا۔‘‘

آپ ﷺ ہر قبیلہ والے سے اسی کے لہجہ میں گفتگو فرمایا کرتے تھے۔[۹] قرآن کا معیاری لہجہ اور رسم الخط لغت قریش سے متعین کردیا گیا، لیکن عرب قبائل کو اِجازت دے دی گئی کہ وہ اپنے اپنے لہجہ میں تلاوت کرسکتے ہیں، یہ ایسا ہی ہے جیسے آج کے دور میں اردو زبان جب لکھی جاتی ہے تو دہلی کی ٹیکسالی زبان میں لکھی جاتی ہے، لیکن بولنے میں مختلف لہجے اختیار کئے جاتے ہیں، مثلاً معیاری جملہ ہے آپ کہاں جارہے ہیں؟ اسے اردو کے مختلف لہجوں میں مختلف انداز میں اَدا کیا جاتا ہے۔ مثلاً کہاں جاوت ہو، کہاں جاریا ہے؟ تم کہاں جارہے ہو؟ لیکن اس لہجہ کے اَدا کرنے والے بھی جب لکھتے ہیں تو اس طرح نہیں لکھتے، یہی صورت مختلف قراءت کی ہے۔

فن قراءات پر تصانیف

فن قراءت ایسا موضوع ہے جس پر تعلیم وتعلم اور تصنیف و تالیف کے حوالہ سے پہلی صدی ہجری سے عہد حاضر تک کوئی عہد خالی نہیں رہا ہے۔

عہد نبوی ﷺ ہی میں مختلف قراءات کی تعلیم وتعلم کا سلسلہ شروع ہوگیا تھا۔ باہمی اختلاف کی صورت میں آپ ﷺ رہنمائی فرمادیتے کہ دونوں کی تلاوت درست ہے، بعد میں اہل علم نے دیگر فنون کی طرح بحیثیت فن کے مختلف قراءات کی جمع وتدوین کا آغاز کردیا تھا، یہ قراءات پہلے تفسیر قرآن کریم کا حصہ تھیں، بعد میں مستقل کتابوں کی شکل اختیار کرگئیں۔

- ابوعبید قاسم بن سلام رحمہ اللہ کی فضائل القرآن
- یحییٰ بن العمیر رحمہ اللہ [م ۸۹ھ مطابق ۷۰۷ء] کی کتاب القراءت
- عبداللہ بن عامر الیحصبی رحمہ اللہ [م ۱۱۸ھ مطابق ۷۳۶ء] کی کتاب اختلافات مصاحف الشام والحجاز والعراق
- العاصم رحمہ اللہ کی الجمع
- محمد بن عبدالرحمن بن محیصن رحمہ اللہ [م ۱۲۳ھ مطابق ۷۴۰ء] کی اختیار فی القرأۃ علی مذاھب العربیۃ
- عیسیٰ بن عمر الثقفی رحمہ اللہ [م ۱۴۹ھ مطابق ۷۲۲ء] کی کتاب اختیار
- علی بن عساکر رحمہ اللہ [م ۵۷۲ھ مطابق ۱۱۷۶ء] کی کتاب الخلاف بین قراءۃ عبد اللہ بن عامر وبین قراءت أبی عمرو بن العلاء وغیرہ

جزری رحمہ اللہ کے مطابق ابتدائی مصنفین میں ابوجعفر طبری رحمہ اللہ اور ابوحاتم السجستانی رحمہ اللہ بھی شامل ہیں۔[۱۰] اسی طرح جن شخصیات نے فن قراءت کو فروغ دیا، ان کی تدریسی و تصنیفی خدمات پر مختلف ناموں سے مستقل تصانیف مرتب کی گئیں، جس میں ابن الجوزی رحمہ اللہ کی غایۃ النہایۃ فی طبقات القراء، مولانا فتح محمد پانی پتی رحمہ اللہ کی مقدمہ عنایات رحمانی، مولانا ابوالحسن اعظمی رحمہ اللہ کی مقدمہ علم قراءت وقراء سبعہ اور دارالعلوم دیوبند وخدمات تجوید وقرأت[۱۱] کرنل مرزا بسم اللہ بیگ رحمہ اللہ کی تذکرہ قاریان ھند وغیرہ، امت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے تعامل وتواتر کو ثابت کرتا ہے۔

آج بھی برصغیر کے ہر بڑے مذہبی ادارے مثلاً دارالعلوم دیوبند [۱۲] جامعہ ڈابھیل [۱۳] وغیرہ میں قراءت سبعہ کی درس وتدریس کا سلسلہ جاری ہے، اس فن پر بلامبالغہ کئی ہزار کتب اوران کی شروحات مختلف زبانوں میں لکھی جاچکی ہیں، میرے اندازہ کے مطابق تقریباً پچاس قرآنی نسخوں پرمختلف ادوار میں قراءت سبعہ وعشرہ حواشی پرتحریر کی جاچکی ہیں، یہ نسخے آج بھی مطبوعات ومخطوطات کی صورت میں محفوظ ہیں، البتہ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس موضوع پر زیادہ مواد عربی میں ہے، مثلاً احمد بن محمد البناء رحمہ اللہ کی اتحاف فضلاء البشر بالقرأت الأربعة عشر (دو جلد) ڈاکٹر محمد سالم رحمہ اللہ کی المغنی (تین جلدیں)، الدکتور احمد مختار عمر رحمہ اللہ کی معجم القراء ت القرآنية (پانچ جلدیں)، ابی محمد مکی رحمہ اللہ کی کتاب الکشف عن وجوه القراء ات (دوجلد)، محمد بن الجزری رحمہ اللہ کی کشف النظر (تین جلدیں)، حجیت قراءت پرمختلف کتب کے ساتھ مستقل مضامین بھی لکھے گئے ہیں، مثلاً صہیب احمد میرمحمدی رحمہ اللہ کی دفاعاً عن قراء ات المتواتره، جبيرة الجراحات فی حجية القراء ات، مكتبة بيت السلام الرياض، ابی الفتح ابن جنی رحمہ اللہ کا مضمون المحتسب فی تبيين وجوه شواذ القراء ات والايضاح عنها (مجمع دمشق مج ۴۲۔۱۹۶۷۔ ۱۹۶۸ء) احمد نصیف الجنانی رحمہ اللہ کا مضمون انتصار قراء ة ورش (الرسالة الإسلامية) (ع ۱۱۲، ۱۳۹۸ھ) سبیع حمزۃ حاکمی رحمہ اللہ کا مضمون حجة القراء ات لابن زنجله (مجمع دمشق مج ۵۶ ۱۹۸۱ھ) عبدالرحمٰن السید رحمہ اللہ کا مضمون گولڈزیہر اور قراءات (المربد س ا ع ا ۱۹۸۱ء) عبدالعال سالم مکرم رحمہ اللہ کا مضمون حول نسبة كتاب الحجة فی القرأت السبع لابن خالويه (اللسان العربی مج ۹ ج۱، ۲، ۱۹۷۲ء) وغیرہ

تعارف فن قراءت

قراءت کی جمع قراءات ہے، یعنی مختلف قراءتیں، قراءت اس علم کو کہتے ہیں جس سے کلماتِ قرآنیہ میں قرآن کے ناقلین کا وہ اتفاق اور اختلاف معلوم ہو جو نبی کریم ﷺ سے سن لینے کی بنا پر ہے، نہ کہ اپنی رائے کی بناپر [۱۴] قراءت کا موضوع کلماتِ قرآنی ہیں، جس سے تحریف وتغیر اور غلطی سے محفوظ رہا جاتا ہے۔ اسی لئے اس کا سیکھنا اور سکھانا واجب علی الکفایہ ہے۔[۱۵]

جیسا کہ ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

«أنزل القرآن على سبعة أحرف»[۱۶]

”یعنی قرآن کریم سات اُحرف کی صورت میں نازل کیا گیا ہے۔“

قرآن کریم اس وقت جس رسم خط میں شائع ہوتا ہے یہ توقیفی اور سماعی ہے، آپ ﷺ کے حکم واملاء سے ثابت و منقول ہے اور لوح محفوظ کی ہیئت کتابت اور رسم خط کے مطابق منزل من اللہ ہے۔ اس میں کسی رائے اور قیاس کو دخل نہیں ہے، اس کی اتباع لازم اور مخالفت حرام ہے۔[۱۷] رسم خط کی بنیادی طور سے ۱۲ قسمیں شمار کی گئی ہیں۔[۱۸] یہی وجہ ہے ہندی انگریزی یا کسی اور رسم خط میں قرآن کریم لکھنا ناجائز ہوگا۔[۱۹] ان زبانوں کے حروف ہجاء بھی عربی سے جدا ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفہوم سبعۂ اَحرف

اَحرف حرف کی جمع ہے، حرف لغت میں تین معنی میں مستعمل ہے، قرآن کریم میں کبھی حد، طرف اور جانب کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔[۲۰] کبھی انحراف کے معنی میں[۲۱] اور کبھی قدرت علی الفعل کے معنی میں۔[۲۲] سبعۃ کے مفہوم میں بہت زیادہ اختلافات منقول ہیں، چالیس سے زیادہ اَقوال ہیں، بعض مستقل تصانیف اس پہلو پر تحریر کی گئی ہیں۔

- ایک رائے ہے قرآن کریم کا ہر کلمہ سات طرح سے پڑھا جاسکتا ہے۔[۲۳]
- دوسری رائے ہے سبعہ کا لفظ قرآن کریم میں کثرت کے اظہار کے لئے آیا ہے، کسی مخصوص عدد کے لئے نہیں۔[۲۴]
- تیسری رائے ہے اس سے احکام سبعہ مراد ہیں۔
- چوتھی رائے ہے اس سے زجر وامر حلال وحرام اور محکم ومتشابہ مراد ہے۔
- پانچویں رائے ہے وعدہ وعید حلال وحرام مواعظ وامثال واحتجاج مراد ہے۔
- چھٹی رائے ہے مراد سات لغات ہیں، یعنی مختلف قبائل کی سات لغات۔
- ساتویں رائے ہے اس سے عربوں کے سات لہجے مراد ہیں۔[۲۵]
- آٹھویں رائے ہے کہ سات مشہور قرآنی قراءتیں مراد ہیں۔[۲۶]

علامہ جزری رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے تیس سال اس مسئلہ پر غور وفکر کیا تو اس نتیجہ پر پہنچا کہ اس سے مراد تمام قراءتوں میں سات طرح کے اختلافات مراد ہیں اور یہ اختلاف

(۱) یا تو حرکات کا ہے
(۲) یا صرف معنی میں تبدیلی کا ہے
(۳) یا حروف میں ایسی تبدیلی کا ہے جس سے معنی میں تبدیلی نہ آئے
(۴) یا حروف میں ایسی تبدیلی کا ہے جس سے معنی میں تبدیلی آئے۔
(۵) یا معنی اور صورت دونوں میں تبدیلی آئے
(۶) یا تقدیم وتاخیر کی تبدیلی
(۷) یا الفاظ میں کمی وبیشی ہو جیسے اوصٰی اور وصّٰی[۲۷]

علامہ جزری رحمہ اللہ کی اس رائے پر اکثر اہل علم کا اتفاق ہے۔

لیکن ایک اور نکتہ پر اختلاف ہے کہ سات لہجوں میں تلاوت کی اِجازت ہمیشہ کے لئے تھی یا فقط عہد نبوی ﷺ تک کے لئے تھی، بعض کی رائے ہے جس میں امام طبری رحمہ اللہ بھی شامل ہیں کہ مصحفِ عثمانی کے بعد اب چھ حروف ختم ہوگئے، فقط ایک پر تلاوت باقی رہ گئی ہے، لیکن پھر سوال پیدا ہوا کہ عثمان رضی اللہ عنہ کو چھ قراءت ختم کرنے کا اختیار تھا؟ طبری رحمہ اللہ اس کا جواب دیتے ہیں کہ سات قراءات میں تلاوت کی اِجازت ابتدائی عہد میں لوگوں کی آسانی کے لئے دی گئی تھی، یہ لازمی نہیں تھی، لیکن جب یہ اختلاف قراءت اُمت کے اختلاف کا سبب بننے لگا تو فقط ایک لغت قریش پر قرآن کو باقی رکھا۔[۲۸]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسری رائے امام رازی رحمہ اللہ ابن کثیر رحمہ اللہ اور جمہور علماء کی ہے کہ ساتوں قراءات مصحف عثمانی میں موجود ہیں اوران پر صحابہ کا اجماع ہے، مصحف عثمانی اسی مصحف کی نقل ہے جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں عمر رضی اللہ عنہ کے مشورہ سے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے تیار کیا تھا، لہٰذا ساتوں قراءات میں پڑھنے سے منع کرنا جائز نہیں ہوگا۔[29] اس کی تائید قرآن وحدیث سے بھی ہوتی ہے۔

سات حروف میں نزول قرآن کی حکمت

ڈاکٹر محمد سالم لکھتے ہیں:

① اس کی پہلی حکمت یہ ہے کہ اُمت میں بچے، بوڑھے، ضعیف سب ہیں، ان کی آسانی کے لئے اجازت دی گئی۔

② مختلف لہجوں میں قرآن کی تلاوت یہ قرآن کا اعجاز ہے۔

③ اُمت کو لغت قریش پر جمع کردیا کہ یہ معیاری لہجہ و رسم خط ہے، قرآن ہمیشہ اسی پر لکھا جائے گا، لیکن ہر قبیلہ کے لب و لہجہ کو بھی عزت دینے اور محفوظ رکھنے کے لئے اِجازت دے دی گئی کہ ان کے لہجہ میں بھی تلاوت کی جاسکتی ہے۔

④ دلائل نبوت میں ایک دلیل و معجزہ تھا کہ آپ ﷺ ہر قبیلہ سے اس کے لہجہ میں بات کرلیا کرتے تھے، حالانکہ آپ ﷺ اُمی تھے، یہ معجزہ قیامت تک آنے والے لوگوں کے لئے قرآن کریم کی صورت میں زندہ و پائندہ ہے۔[30]

حجیت قراءت قرآن وحدیث کی روشنی میں:

قرآن کے مخاطب صرف قریش یا عرب قبائل نہیں بلکہ قیامت تک آنے والی ساری نسل انسانیت ہے اس لئے قرآن کریم نے اِسلامی تعلیمات کو آسان و سہل بنایا ہے اور یہی حکم آپ ﷺ اور علماء اُمت کو ہے، ارشاد ربانی ہے: ﴿يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ﴾[31]

''اللہ آسانی چاہتا ہے، تنگی و مشکل نہیں۔''

ہر مشکل کے ساتھ آسانی بھی پیدا کی ہے۔[32] متعدد مقامات پر فرمایا ہم نے قرآن کو آسان بنایا ہے۔[33] ظاہر ہے مختلف لہجوں میں تلاوت کی اِجازت آسانی پیدا کرنا ہے، اپنے نبی کو مخاطب کرکے فرمایا: ﴿فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ﴾[34]

قرآن ایک کلام الٰہی ہے، جس کا اجراء عام انسانی زبانوں پر غالباً مشکل ہوتا ہے، لہٰذا لسان نبوی ﷺ پر اجراء کرکے اس کی تعلیم کو سہل بنا دیا گیا۔

اِشارۃ النص سے واضح ہوتا ہے، قرآن کریم کی مختلف لہجوں میں تلاوت منشاء قرآنی کے مطابق ہے۔

”عن أبی بن کعب رضی اللہ عنہ قال: لقی رسول اللہ جبریل فقال: یا جبریل إنی بعثت إلی أمة أمیین منهم العجوز والشیخ الکبیر والغلام والجاریة والرجل الذی لم یقرأ کتابا قط ، قال یا محمد إن القرآن أنزل علی سبعة أحرف“[35]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام سے ملاقات کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے جبریل علیہ السلام میں ایسی امت کی جانب رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں، جو امی ہے، اور اس میں بوڑھے، عمر رسیدہ، غلام افراد بھی ہیں، جو قرآن کریم کی تلاوت (ایک لہجہ) میں نہیں کر سکتے ہیں، تو جبریل علیہ السلام نے فرمایا: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کریم کو سات (قراءات) (لہجوں) میں تلاوت کیا جا سکتا ہے۔''

یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خواہش پر مختلف قراءات کی اجازت دی گئی اور خواہش کا سبب کمزوروں کے لئے آسانی ہے، اسی صحابی سے دوسری روایت میں مکمل تفصیل سامنے آتی ہے۔

عن أبي بن كعب رضى الله عنه أن النبي ﷺ كان عند أضاء ة بني غفار، فأتاه جبريل عليه السلام فقال: إن الله يأمرك أن تقرئ أمتك القرآن على حرف فقال: أسأل الله معافاته ومغفرته وإن أمتي لا تطيق ذلك، ثم أتاه الثانية فقال: إن الله يأمرك أن تقرئ أمتك القرآن على حرفين فقال: أسأل الله معافاته ومغفرته وإن أمتي لا تطيق ذلك ثم جاء ه الثالثة فقال إن الله يأمرك أن تقرئ أمتك القرآن على ثلثة أحرف فقال: أسأل الله معافاته ومغفرته وإن أمتي لا تطيق ذلك ثم جاء ه الرابعة فقال إن الله يأمرك أن تقرئ أمتك القرآن على سبعة أحرف، فأيما حرف قرؤا عليه فقد أصابوا (٣٦)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت طاقت نہیں رکھتی، اس لئے اللہ تعالیٰ نے مختلف قراءات میں تلاوت قرآن کریم کی اجازت دے دی اور واضح فرمایا کہ جملہ قراءات میں قرآن کریم کی تلاوت کرنے والے حق پر ہیں۔

ظاہر ہے یہ اجازت سب کے لئے ہے اور قیامت تک آنے والی اُمت کے افراد کے لئے ہے۔

عن ابن عباس رضى الله عنهما: أن رسول الله ﷺ قال: أقرأني جبريل على حرف فراجعته فلم أزل أستنريده ويزيدني حتى انتهى إلى سبعة أحرف (٣٧)

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی اس روایت سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے، یہی وجہ ہے عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین مختلف لہجوں میں قرآن کریم کی تلاوت کرتے اور اختلاف کی صورت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے رابطہ فرماتے تھے، جیسا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا واقعہ ہے۔ انہوں نے ہشام بن حکیم رضی اللہ عنہ کی تلاوت کے لہجہ پر اعتراض کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں سے جدا جدا لہجہ میں تلاوت سنی اور دونوں کے بارے میں فرمایا:

كذلك أنزلت (٣٨) ''یعنی دونوں قراءات درست ہیں۔''

اسی طرح ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی دوسری روایت میں مختلف قراءات کے اختلاف کے بارے میں فحسن النبي ﷺ شأنهما، کہہ کر دونوں کی تحسین فرمائی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس عمل کی تحسین فرمائی، امت کا کوئی فرد اس کی تکذیب نہیں کر سکتا۔ مختلف قراءت کے جواز پر بے شمار (٣٩) صحیح اَحادیث موجود ہیں، جلال الدین سیوطی لکھتے ہیں ۲۱ /صحابہ سے یہ روایت منقول ہے ان میں:

ابی بن کعب، انس، حذیفہ بن الیمان، زید بن ارقم، سمرۃ بن جندب، سلیمان بن صرد، ابن عباس، ابن مسعود، عبدالرحمٰن بن عوف، عثمان بن عفان، عمر بن الخطاب، عمرو بن ابی سلمہ، عمرو بن العاص، معاذ بن جبل، ہشام بن حکیم، ابی بکرۃ،

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابی جہیم، ابی سعید الخدری، ابی طلحہ الانصاری، ابی ہریرۃ اور ابی ایوب رضوان اللہ علیہم اجمعین[40] شامل ہیں اور جسے صحابہ کی اتنی بڑی تعداد نقل کرے اسے خبر متواتر کہا جاتا ہے جس کا انکار گمراہی ہے۔

قراءات القرآن کا انکار

آج ایک طبقہ جو حجیت حدیث کا منکر ہے وہ اپنے نظریات کو درس قرآن اور فہم قرآن کے نام پر فروغ دے رہا ہے اور قراءاتِ قرآن کے انکار کا مرتکب ہو رہا ہے اور یہ تاویل پیش کر رہا ہے کہ یہ سہولت تھی جو کہ آپ ﷺ کے زمانہ تک محدود تھی، حالانکہ مصحف عثمانی کی ترتیب اور رسم خط ان کے افکار کی تردید کے لئے کافی ہے۔

جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا واقعہ نقل کیا ہے:

”قال یوما وهو علی المنبر أذكر الله رجلا سمع النبی ﷺ قال إن القرآن أنزل علی سبعة أحرف كلها شاف وكاف لما قام، فقاموا حتی لم یحصوا فشهدوا بذلك فقال عثمان وأنا أشهد معهم“[41]

’’حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک روز منبر پر کھڑے ہوکر فرمایا میں آپ لوگوں کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں، جنہوں نے آپ ﷺ سے یہ الفاظ سنے ہوں، إن القرآن أنزل......وہ کھڑے ہو جائیں، اس پر صحابہ کی اتنی بڑی جماعت کھڑی ہوگئی جن کا شمار مشکل ہوگیا اور سب نے اس پر گواہی دی پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں بھی اس پر گواہ ہوں۔‘‘

آپ رضی اللہ عنہ نے صحابہ سے گواہی کیوں لی؟ یہ عمل ثبوت ہے کہ اس زمانہ میں بھی کچھ لوگوں کو قراءت کے حوالہ سے شبہ پیدا ہوا ہوگا، لہٰذا لوگوں کی اور اپنی شہادت کے ذریعہ ہمیشہ کے لئے اس فتنہ کو فن کر دیا۔

دراصل علم قراءت سماع کی بنیاد پر ہے۔ بعض نے متعدد قراءات کا آپ ﷺ سے سماع کیا اور اپنے شاگردوں کو اس کی تعلیم دی یہاں تک کہ دیگر فنون کی طرح کچھ لوگوں نے اپنے آپ کو فن قراءت کے لئے وقف کرلیا، جنہیں آئمہ قراءت تسلیم کیا گیا ہے۔

بعض مستشرقین جنہوں نے قرآن وعلوم القرآن کو موضوع بحث بنایا ہے وہ اس باریک فرق کو نہ سمجھ سکے اور یہ سمجھ بیٹھے کہ یہ بعد کے ادوار میں تشکیل پانے والا علم ہے ان میں سے ایک نام گولڈزیہر کا ہے۔

وہ لکھتا ہے قرآن کریم کے متن پر نقطے اور اعراب نہیں تھے، اس لئے علم قراءت کے اختلافات وجود میں آگئے، لوگوں نے اپنی اپنی مرضی کے مطابق قرآن کریم کی تلاوت شروع کردی تھی۔[42]

حالانکہ صحابہ تو کجا کسی معمولی مسلمان سے بھی اس ہوائے نفس کی توقع نہیں کی جاسکتی ہے، فن قراءت میں امام اسے ہی تسلیم کیا گیا ہے جس میں تین علامات ہوتی تھیں۔

① ضبط کی صلاحیت

② امانت دار

③ اس فن پر طویل زمانہ تک محنت کی ہو اور عمر کا ایک حصہ صرف کیا ہو

قراءات متواترہ سات تک شمار کی گئی ہیں، باقی تین شاذ ہیں، اہل علم کے ایک طبقہ کی رائے ہے، اختلاف قراءت مکہ میں نہیں تھی، جس کی وجہ غالباً یہ تھی کہ وہاں فقط قبیلہ قریش تھا، جب آپ مدینہ آئے تو یہاں مختلف قبائل سے واسطہ پڑا اور ان کے لہجے بھی جدا جدا تھے، غالباً یہی وجہ ہے جو بھی روایات اس حوالہ سے منقول ہیں وہ سب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مدینہ سے تعلق رکھتی ہیں۔

خلاصہ کلام

خلاصہ کلام یہ ہے کہ تمام قراءت متواتر انداز میں آپ ﷺ سے ہم تک پہنچی ہیں، ان کی ائمہ کی جانب نسبت مجازاً ہے، ان قراءت سے نہ صرف قرآن کریم کا اعجاز نمایاں ہوتا ہے بلکہ آپ ﷺ کا معجزہ بھی ہے، اس کا سیکھنا سکھانا فرض علی الکفایہ ہے۔اس کا انکار گمراہی ہے اور اُمت کے تعامل سے انحراف ہے۔

اللہ سے دعاہے ہم سب کو کامل ایمان کے ساتھ زندہ رہنے اور دنیا سے رخصت ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین۔

حواشی وحوالہ جات

① اس موضوع پر قدیم ترین کتاب قتادہ رحمہ اللہ [م ۱۱۸ھ /۷۳۶ء] کی عواشا القرآن اور عمرو بن عبید المعتزلی رحمہ اللہ [۸۰ھ / بمطابق ۶۹۹ء ۱۴۴ھ مطابق ۷۶۱ء] نے ایک رسالہ أجزاء ثلاثة ومائة وستین کے نام سے لکھا تھا۔

② سزگین، محمد فواد، تاریخ علوم اسلامیہ مترجم شیخ نذیر حسین، پاکستان رائیٹرز کوآپریٹو سوسائٹی، لاہور، ۱۹۹۶ء، ج ا، ص ۱۵

③ اس موضوع پر عبداللہ بن عامر رحمہ اللہ نے کتاب المقطوع والموصول لکھی، اس طرح شیبہ بن انصاح المدنی رحمہ اللہ [م ۱۳۰ھ ۷۴۷ء] نے کتاب الوقوف لکھی، ان کے استاذ ابوعمرو بن العلاء رحمہ اللہ نے کتاب الوقف والابتداء لکھی۔

④ اس موضوع پر امام حسن بصری رحمہ اللہ [م ۱۱۰ھ بمطابق ۷۲۸ء] نے کتاب العدد لکھی۔

⑤ اس موضوع پر ابوعمرو یحییٰ بن الحارث الذماری رحمہ اللہ [م ۱۴۵ھ بمطابق ۷۹۲ء] نے رسم المصحف کے نام سے تحریر کی۔

⑥ القرآن، سورہ ک، آیت ۹

⑦ القرآن، سورہ ک، آیت ۱۰۷

⑧ جاحظ، البیان والتبیین: ۲۸/۲

⑨ تفصیل کے لئے دیکھئے میری کتاب: آپ ﷺ کی گفتگو و خطاب کا طریقہ سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں، مطبوعہ مکتبہ یادگار شیخ الاسلام پاکستان، علامہ شبیر احمد عثمانی، کراچی، ۲۰۰۷ء، ص ۲۱۰۔۲۱۳

⑩ سزگین، محمد فواد، تاریخ علوم اسلامیہ: ۱۶/۱، ابن الجزری کی طبقات القراء، : ۳۳۴/۱ اور مباحث فی علوم القرآن صبحی صالح رحمہ اللہ کی، ص ۲۴۸

⑪ اس حوالہ سے ایک طویل کتابیات میرے غیر مطبوعہ پی ایچ ڈی مقالہ : علماء دیوبند کی قرآنی خدمات میں بھی موجود ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۲) اعظمی، قاری ابوالحسن رحمہ اللہ، دارالعلوم دیوبند اور خدمات تجوید وقراءت، دارالعلوم دیوبند، ۱۴۰۶ھ اور محبوب رضوی رحمہ اللہ کی تاریخ دارالعلوم دیوبند، انڈیا، ۱۹۷۸ء، ج ۲، ص ۲۷۵

(۱۳) اعظمی، مولانا فضل الرحمٰن، تاریخ جامعہ اسلامیہ، ڈابھیل ادارہ تالیفات اشرفیہ، لاہور، ۱۴۲۰ھ، ص ۲۳۷، ۲۴۰، ۲۵۰، ۴۷۹

(۱۴) اعظمی، ابوالحسن، تیسیر القراء ات في السبع المتواترات، مکتبہ صوت القرآن، دیوبند، ۱۴۰۶ھ، ص ۷

(۱۵) ایضاً

(۱۶) مجمع الزوائد: ۱۵۱/۷، ۱۵۳

(۱۷) اعظمی، ابوالحسن، النفحة الجميلة شرح قصيدة العقيلة، مکتبہ صوت القرآن، دیوبند، انڈیا، ۱۹۸۲ء، ص ۵

(۱۸) خط کی بارہ قسمیں بیان کی گئی ہیں: (۱) معقلی (۲) قیرآموزی (۳) حیری (۴) کوفی (۵) نسخ، (۶) ثلث (۷) ریحان (۸) توقیع (۹) محقق (۱۰) رقاع (۱۱) تعلیق (۱۲) نستعلیق۔ تفصیل کے لئے دیکھئے: تسھیل البیان فی رسم خط القرآن، نذر محمد مکتبہ صوت القرآن، دیوبند، ۱۳۵۵ھ، ص ۹

(۱۹) خط اور رسم خط کا فرق ان مثالوں سے واضح ہے، العلمین الرحمٰن، الصلحت، یہ قرآنی رسم خط ہے، جسے رسم عثمانی بھی کہا جاتا ہے۔ اسے اس خط میں بھی لکھا جاسکتا ہے، العالمین الرحمٰن الصالحات، یہ تلفظ کے مطابق درست ہے، لیکن قرآنی رسم خط کے خلاف ہے۔

(۲۰) مثلاً سورہ الحج: آیت ۱۱، میں ومن الناس من يعبد الله على حرف بمعنی علی وجه واحد

(۲۱) مثلاً سورہ النساء: آیت ۴۶، میں يحرفون الكلم عن مواضعه

(۲۲) عبیدات، الدکتور محمود سالم رحمہ اللہ، دراسات فی علوم القرآن، دارعمار، اردن، ۱۹۹۰ء، ص ۱۵۳

(۲۳) نذر محمد رحمہ اللہ تسھیل البیان فی رسم خط القرآن، مکتبۃ صوت القرآن، دیوبند، ۱۳۵۵ھ، ص ۴۸

(۲۴) جیسے سورہ بقرہ، ۲۶۱، میں استعمال ہوا ہے۔

(۲۵) سیوطی، جلال الدین رحمہ اللہ، الاتقان فی علوم القرآن، مکتبۃ مصطفی البابی الحلبی، ۱۹۵۱ء، ج ۱، ص ۴۸۷

(۲۶) نذر محمد رحمہ اللہ تسھیل البیان فی رسم خط القرآن، ص ۵۳

(۲۷) ایضاً، ص ۵۳، ۵۴

(۲۸) الزرکشی، بدرالدین رحمہ اللہ، البرھان فی علوم القرآن، مطبعۃ عیسی البابی الحلبی، مصر، ج ۱، ص ۲۱۲، اور مقدمہ تفسیر الطبری، ج ۱، ص ۵۷

(۲۹) عبیدات، الدکتور محمد سالم رحمہ اللہ فی علوم القرآن، ص ۱۶۲، ۱۶۳

(۳۰) ایضاً، ص ۱۶۳

(۳۱) سورۂ بقرہ: ۱۸۵

(۳۲) سورہ الم نشرح: ۵۔۶

(۳۳) سورہ القمر: ۱۷، ۲۲، ۴۰

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۴ سورہ مریم: ۹۷، سورہ الدخان: ۵۸

۳۵ ابی عیسیٰ الترمذی رحمہ اللہ، جامع ترمذی، حدیث نمبر ۲۹۴۴ اور جامع الأصول: ۴۸۳/۲

۳۶ مسلم بن الحجاج رحمہ اللہ، صحیح مسلم، ج ۶، ص ۱۰۳-۱۰۴، حدیث نمبر ۱۹۰۳-۱۹۰۴، اور سنن ابوداؤد، حدیث نمبر ۱۴۷۷، سنن نسائی، کتاب الصلوۃ، ج ۲، حدیث نمبر ۱۵۲، سنن ترمذی، کتاب القراء ات، باب ماجاء فی أن القرآن أنزل علی سبعة أحرف، حدیث نمبر ۲۹۴۵

۳۷ البخاری، محمد بن اسماعیل رحمہ اللہ، صحیح البخاری، ج ۳، ص ۲۲۷، حدیث نمبر ۴۹۹۱، صحیح مسلم، حدیث نمبر ۱۸۹۹، مسند احمد، ج ۱، حدیث نمبر ۲۶۳

۳۸ البخاری، محمد بن اسماعیل رحمہ اللہ صحیح البخاری، ج ۶، ص ۱۸۵، فتح الباری، لابن حجر عسقلانی، ج ۱۰، ۳۹۹۹

۳۹ احمد بن حنبل رحمہ اللہ، مسند احمد، ج ۵، حدیث ۱۲۷، صحیح مسلم، حدیث نمبر ۱۹۰۳

۴۰ السیوطی، جلال الدین رحمہ اللہ الاتقان فی علوم القرآن، مکتبہ مصطفیٰ البابی الحلبی، مصر، ۱۹۵۱، ج ۱، ص ۴۵،

۴۱ ایضاً

۴۲ الحسن، الدکتور محمد علی رحمہ اللہ، المنار فی علوم القرآن، مطبعۃ الشرق عثمان، ۱۹۸۳ء، ص ۵۷

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ